بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَقَدْ يُعْطَى مَنْ يُّعْظِمُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم - جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ - ۱۱ وفا ۱۳۴۷ھ - ۱۱ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو خدا تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی شئے پیاری نہیں ہوتی

جس نے یہ نہیں پہچانا کہ ایمان کیا ہے اور خدا کیا ہے وہ دنیا سے کبھی آگے نہیں نکلتا

"جس کا دل مُردہ ہو وہ خوشی کا مدار صرف دنیا کو رکھتا ہے۔ مگر مومن کو خدا تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی شئے پیاری نہیں ہوتی۔ جس نے یہ نہیں پہچانا کہ ایمان کیا ہے اور خدا کیا ہے۔ وہ دنیا سے کبھی آگے نکلتے ہی نہیں ہیں۔ جب تک دنیا ان کے ساتھ ہے تب تک تو سب سے خوشی سے بولتے ہیں۔ بیوی سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ مگر جس دن دُنیا گئی تو سب سے ناراض ہیں۔ منہ سوجا ہوا ہے۔ ہر ایک سے لڑائی ہے۔ گلہ ہے شکوہ ہے حتیٰ کہ خدا تعالیٰ سے بھی ناراض ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ ان سے کیسے راضی رہے۔ وہ بھی پھر ناراض ہو جاتا ہے۔

مگر بڑی بشارت مومن کو ہے یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً اے نفس جو کہ خدا تعالیٰ سے آرام یافتہ ہے تو اپنے رب کی طرف راضی خوشی واپس آ۔ اس خوشی میں ایک کافر ہرگز شریک نہیں ہے۔ رَاضِیَةً کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنی مرادات کوئی نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر وہ دنیا سے خلافِ مرادات جاوے تو پھر راضی تو نہ گیا۔ اسی لئے اس کی تمام مراد خدا ہی خدا ہوتا ہے۔ اس کے مصداق صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کہ آپ کو یہ بشارت ملی۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اور اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ بلکہ مومن کی خلاف مرضی تو اس کی نزع (جان کنی) بھی نہیں ہوا کرتی۔۔۔۔۔ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً صرف مومنوں کے لئے ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے مالداروں کی موت سخت نامرادی سے ہوتی ہے۔ دنیادار کی موت کے وقت ایک خواہش پیدا ہوتی ہے اور اسی وقت اسے نزع ہوتی ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اسے عذاب دیوے اور اس کی حسرت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں تاکہ انبیاء کی موت جو کہ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً کی مصداق ہوتی ہے اس میں اور دنیادار کی موت میں ایک بیّن فرق ہو۔ دنیادار کتنی ہی کوشش کرے۔ مگر اس کی موت کے وقت حسرت کے اسباب ضرور پیش ہو جاتے ہیں۔ غرضکہ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً کی موت مقبولین کی دولت ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۶۴ و ۶۵)

اخبار احمدیہ

31

— ربوہ ۱۰ وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ یعنی ضعف کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

— ربوہ ۱۰ وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود کل پھر نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلبا اور طالبات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے ۷ ماہ وفا کے خطاب کے تسلسل میں اس امر کو مزید واضح فرمایا کہ روحانیت میں ترقی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے قربِ الٰہی کی منازل طے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید کی اس تفسیر سے اور ان قرآنی علوم سے استفادہ کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں ملے ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کی مزید تفسیر بیان فرمائی اور خصوصاً حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ اس نکتہ کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ "وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے، وہ اسلام ہے۔" حضور نے بیرونی ممالک میں دیگر ادیان کے بالمقابل صداقت اسلام کے مہتم بالشان اظہار کے بعض تازہ واقعات بھی بیان فرمائے جو احباب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔ حضور کا یہ خطاب نصف گھنٹہ سے کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔

— احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ماہ اگست کے آخر تک کے لئے رخصت پر کراچی تشریف لے گئے ہیں (وکالت تبشیر)

— مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب کی آمد نے لکھا ہے کہ ڈچ گی آنا میں ہمارے احمدی بھائیوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو استقامت عطا کرے اور ان کی مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

— مکرم گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ درد گردہ بہت بیمار ہیں۔ جب دورہ کی شکل میں درد اٹھتا ہے تو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ گردہ میں پتھری ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ وفا ۱۳۴۷ ہش

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقوےٰ ادنےٰ مرتبہ ہے اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تاکہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھانا ڈالا جاوے۔ اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کر کے رکھ دیا جائے۔ لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر تقوےٰ کو سمجھو۔ تقوےٰ کیا ہے۔ نفس امارہ کے برتن کو صاف کرنا۔" (ملفوظات جلد ششم ۲۴۲)

اللہ تعالےٰ قرآن کریم کے شروع ہی میں جو فرمایا ہے کہ

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

یعنی قرآن کریم متقیوں کی ہدایت کے لئے ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیہ کریمہ کو اوپر کی تشریح سے کتنا صاف کر دیا ہے۔ عام طور پر متقی کے معنی یہ سمجھے جاتے ہیں جو بڑا پارسا عبادت گزار نیکی کرنے والا ہو۔ حالانکہ جیسے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اتقا محض ادنےٰ درجہ ہے جس کے معنی صرف یہ ہیں کہ انسان نے اپنے آپ کو قرآن پاک کی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے تیار کر لیا ہے۔ جس طرح انسان برتن کو صاف ستھرا کرتا ہے۔ تاکہ اس میں کھانا ڈالکر کھائے۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو نیک اعمال بجالانے کے لئے اپنے دل و دماغ کو صاف ستھرا کر لیتا ہے اور نیک اعمال بجالانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ متقی کہلاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقوےٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ہر ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو۔ بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ یعنی اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔"

"یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا۔ خون نہیں کیا۔ چوری نہیں کی۔ ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا۔ وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کر کے اپنے نیکوکاروں میں داخل کرے۔ کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں۔ صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔ بدچلنی کرنے والے چوری یا خیانت کرنے والے رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پالیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ۲۴۲)

آپ صحیح مومن کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے۔ جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آجاتا ہے۔ اس طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آجاتا ہے۔ تو وہ مومن ہوتا ہے۔ اور ایمان کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔ اور جو تقوےٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ یعنی محسنین ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم ۲۴۱)

(باقی)

جائزہ عمل

جو اُس کی درگاہِ عالی میں باریاب رہے
وہی جہانِ محبت میں کامیاب رہے

مسیحِ وقت کے دَر سے جو فیض یاب رہے
وہ ظلمتوں میں زمانے کی آفتاب رہے

اگر نہ کوئی بھی غم وجہِ اضطراب رہے
تو یہ سکوں بھی بشر کے لئے عذاب رہے

مَیں کیا کہوں کہ وہ کیسا تھا دلنشیں انداز
حریمِ دل میں وہ جب مجھ سے ہم خطاب رہے

جو دل کی بات تھی لب تک کبھی بھی آ نہ سکی
ہم آپ اپنے لئے پردۂ حجاب رہے

وہ بخش دیتا رہا میری ہر خطا اختر
عمل میں میرے گناہ گرچہ بے حساب رہے

عبدالسلام اختر ایم۔اے

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد مولانا محمد یعقوب خاں ایڈیٹر "لائٹ" کے تاثرات

"میں جماعت احمدیہ ربوہ کے دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایسا بلند پایہ امام عطا کیا ہے"

"ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا کہ گویا افق سے روحانیت کا چاند طلوع ہوا ہے"

"مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے عہدِ خلافت میں احمدیہ تحریک کو بہت عروج حاصل ہوگا"

پچھلے دنوں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں قیام فرما تھے تو غیر مبایعین کے ہفت روزہ انگریزی اخبار کے ایڈیٹر محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب نے ۲۵ احسان (جون ۶۸ء) کو ایبٹ آباد سے بذریعہ موٹر کار مری پہنچ کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا خصوصی شرف حاصل کیا۔ اس ملاقات کے متعلق آپ نے اپنے قلبی تاثرات لکھوائے اور ان پر اپنے قلم سے دستخط فرمانے کے بعد بغرض اشاعت ہمیں ارسال فرمائے ہیں جنہیں ہم من وعن ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ آپ کے ان تاثرات سے عیاں ہے کہ آپ حضور ایدہ اللہ کی عظیم روحانی شخصیت اور قوتِ قدسی سے بہت متاثر ہوئے اور یہ ملاقات آپ کے لئے روحانی انبساط کا موجب ہوئی۔ احباب جماعت تو اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ برحق کی حیثیت سے حضور کے ارفع مقام اور حضور کی قوتِ قدسی سے بخوبی آگاہ ہیں اور بصیرت کے رنگ میں بصدق دل اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ان تاثرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو نیک دل غیر از جماعت اصحاب بھی حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرتے ہیں وہ بھی کس طرح غیر معمولی طور پر حضور کی شخصیت سے اور حضور کے بلند روحانی مقام سے متاثر ہوتے ہیں۔

محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ فالج کا اثر جسم کے صرف بائیں حصہ پر ہے۔ باقی اعضاء بفضلہ تعالیٰ بالکل ٹھیک اور درست حالت میں ہیں۔ چنانچہ آپ روزانہ کتب و رسائل کا مطالعہ فرماتے اور حسبِ ضرورت تحریری کام بھی کرتے ہیں۔ بیماری کے ابتدائی حملہ کے بعد سے اب آپ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے جو اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ آپ نے پیرانہ سالی کے باوجود خاص حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی خاطر ایبٹ آباد سے مری تک کا سفر اختیار فرمایا اور ملاقات کے شرف سے مشرف ہونے کے بعد اسی روز بذریعہ موٹر کار ایبٹ آباد واپس تشریف لے گئے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل طور پر صحتیاب فرمائے۔

آپ "بوربن میں ایک روح پرور نظارہ" کے زیرِ عنوان اپنے قلبی تاثرات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

بوربن میں ایک روح پرور نظارہ

ایک عزیز کی تحریک پر جو جماعتِ احمدیہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہیں میں نے جماعتِ احمدیہ ربوہ کے امام کی ملاقات سے مستفید ہونے کا ارادہ کیا چنانچہ ایک دن چل پڑا۔ بوربن مری کے مضافات میں ایک جگہ ہے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب وہاں کے ریسٹ ہاؤس میں مقیم ہیں۔ چنانچہ ہم راستہ دریافت کرتے کرتے سیدھے وہاں پہنچے۔ جب حضرت صاحب کو علم ہوا تو وہ اپنے قیام گاہ سے نکل آئے میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو میرا احساس یہ ہوا ان کے نورانی چہرے کو دیکھ کر کہ گویا افق سے روحانیت کا چاند طلوع ہوا ہے۔ اور اسی وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ میں جماعتِ احمدیہ ربوہ کے دوستوں کو مبارکباد دوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا بلند پایہ امام دیا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مجھے اس سے بہتر ذریعہ نہیں نظر آیا کہ الفضل کے کالموں کا رہینِ منت ہو جاؤں اس لئے یہ چند سطور بغرض اشاعت لکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدیت کا درخت ابھی پھل دے رہا ہے اور ایسی ہستیاں پیدا کرتا ہے جن کو ایک نظر دیکھ کر ہی انسان کا دل نورِ ایمان سے پُر ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد سے بہت توقعات وابستہ کی ہیں کہ سلسلہ کے فروغ و ترقی میں ان کو بہت دخل ہوگا۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب یقیناً ان توقعات کو پورا کرنے والے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے عہدِ خلافت میں احمدیہ تحریک کو بہت عروج حاصل ہوگا۔

موجودہ دور کے انسان کو ایک زندہ خدا کی تلاش ہے اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے محض چہرے پر ایک نظر ڈالنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ زندہ خدا موجود ہے۔

ان چند سطور کے پیچھے میرا جذبہ یہ ہے کہ میں جماعتِ احمدیہ کو مبارکباد دوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسا لیڈر عطا کیا ہے جس کی شخصیت ہر قسم کے تصنع سے بالاتر ہے۔ میں نے بہت سے مذہبی پیشوا دیکھے ہیں جو ہفتے کے سات دنوں میں سے چھ دن اپنے جبہ و دستار اور ریش کے میک اپ پر صرف کرتے ہیں یہاں میں نے اس کے الٹ سادگی دیکھی جو حقیقی روحانیت کی روح ہے۔ بناوٹ اور میک اپ کہیں کوسوں بھی ان کے نزدیک نہیں گئی۔ اور اس لئے ان کو محض دیکھنا ہی انسان کے اندر نورِ ایمان پیدا کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھے بتایا کہ یورپ کے دورے میں لوگوں نے ان سے کیا کیا سوالات کئے اور انہوں نے کیا کیا جوابات دئے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ان کے دورے کی کامیابی کا راز ان کی اپنی شخصیت میں تھا۔ یورپ کے لوگ بڑے قیافہ شناس بھی ہیں۔ جس چہرے پر اتنی طمانیت برس رہی ہو اور اس قدر تقدس ہو جو میں نے حضرت صاحب کے چہرے پر دیکھا اس سے زیادہ مؤثر تبلیغ یورپ میں اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

دستخط

خاکسار محمد یعقوب خاں

ایڈیٹر لائٹ

۲۹/۶/۶۸

(اپنی قلم سے)

بخدمت ایڈیٹر صاحب الفضل

برائے اشاعت

سیّد محمد اکمل صاحب کی جوانا مرگ

(مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ربوہ)

موت سے کس کو رستگاری ہے مگر موت موت میں فرق ہوتا ہے۔ جوانی کی موت۔ جب بوڑھی ماں اپنے جگر گوشے کا ماتم کرنے کو زندہ رہ جاتی ہے۔ بیوی اپنا لٹا ہوا سہاگ دیکھتی ہے۔ کم سن بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹی تسلیاں دیتی ہے اور سوچتی ہے کہ جو بچہ ابھی پیٹ میں ہے اسے باپ کی شکل کیسے دکھاؤنگی خصوصاً جب یہ موت بالکل اچانک ہو۔

چھ جولائی کو بعد دوپہر کیپٹن سید محمد اکمل اپنی سہ روزہ رخصت ختم کرنے کے بعد ساڑھے تین بجے کی ریل کار سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے لاہور چھاؤنی میں اپنی جائے رہائش پر پہنچے نہا کر کپڑے تبدیل کئے اور موٹر سائیکل پر گلبرگ کے لئے روانہ ہوئے جہاں پر وہ میر داؤد احمد صاحب ابن ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ میں شرکت کے لئے مدعو تھے۔ ابھی چند فرلانگ ہی گئے ہوں گے کہ پہلو سے ایک نوجوان تیزی کے ساتھ اپنی "کوکل" (چھوٹا موٹر سائیکل) کو سڑک کے پار لے جانے لگا۔ حالانکہ سید محمد اکمل بڑی سڑک پر تھے اور اصولاً راستہ کا حق ان کا تھا۔ دونوں موٹر سائیکل ٹکرائے اور ان کا سر سڑک کی پتھریلی پگڈنڈی سے جا لگا ساتھ ہی موٹر سائیکل بھی اچھل کر ان کے اوپر آ گرا۔ سر اور پسلی میں چوٹیں آئیں اور آپ بیہوش ہو گئے۔ اتفاقاً ایک فوجی ایمبولینس گزر رہی تھی جس پر انہیں ۲۔ ۴۱۔ ۲ پہنچا دیا گیا۔ یہ واقعہ قریباً سوا آٹھ بجے شب کا ہے۔ گھر کے باقی افراد مع ان کے چھوٹے بھائی سید محمد احمد صاحب کے جو کہ خاکسار کے بہنوئی ہیں دعوتِ ولیمہ سے فارغ ہو کر دس بجے واپس چھاؤنی پہنچے تو محلہ والوں نے انہیں اس حادثہ کی اطلاع دی۔ سید محمد احمد صاحب نے ساری رات دوڑ دھوپ میں گزاری مگر سب کوششیں بے سود ثابت ہوئیں اور صبح تین بجے کے قریب سید محمد اکمل اپنے اہل و عیال، غمزدہ بھائی اور بوڑھی ماں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان کے ایک بھائی ڈاکٹر سید محمد اجمل صاحب لندن میں ڈنٹسٹری کی تعلیم مکمل کر رہے ہیں انہیں اس جانکاہ حادثہ کا علم اپنی بیوی جو ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کی صاحبزادی ہیں سے ہوگا جو کل ہی لندن کے لئے روانہ ہوئی ہیں۔

کیپٹن سید محمد اکمل صاحب مرحوم کے چار بچے ہیں دو لڑکیاں اور دو لڑکے۔ بڑے لڑکے عزیز انصر احمد نے ہمارے کالج سے ایف۔ ایس سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے۔ احباب اور بزرگان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس غمزدہ اور بظاہر بے سہارا خاندان کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل دے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔

سید محمد اکمل بہت خوبیوں کے مالک نوجوان تھے۔ نہایت ہی ہنس مکھ، ملنسار اور ہمدرد۔ جہاں جاتے اپنی خوش خلقی سے لوگوں کو گرویدہ کر لیتے۔ ان کی وفات پر بے شمار دوستوں اور بزرگوں نے ان کے گھر آ کر تعزیت کی۔ امریکن کونسل جنرل اور S.O.S. کے عملہ نے (جہاں مرحوم فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد کام کرتے رہے تھے) اپنے نمائندے تعزیت کے لئے ربوہ بھجوائے جو عملہ کے حسن اخلاق کے علاوہ عزیز مرحوم کی ہر دلعزیزی کا ثبوت ہے۔

مرحوم کی والدہ محترمہ استانی سردار بیگم صاحبہ اس صدمے کو مومنانہ حوصلہ کے ساتھ برداشت کر رہی ہیں مگر جوان بیٹے کا غم ایسا نہیں جو آسانی سے بھلایا جا سکے۔ میر انیس نے کہا ہے ؎

نوحہ نہ کیجئے پیٹ کے سر کو نہ روئیے
تب جانیں ہم کہ کھو کے پسر کو نہ روئیے

استانی صاحبہ اور مرحوم کی بیوہ اور بچے ہم سب کی خاص دعاؤں کی مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کے زخموں پر صبر اور اپنی رضا کا پھاہا رکھے اور مرحوم کی کم سن اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو۔

آمین یا رب العالمین

ہمارے مرحوم استاد پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم

(اقتدار حسین صاحب ابن صوبیدار نذر حسین صاحب)

۶۔ وفا کی شام تھی میں مسجد جانے کی تیاری کر رہا تھا والد صاحب مجھ سے پہلے مسجد جا چکے تھے اچانک والد صاحب گھر لوٹے۔ ان کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے خاموشی کی زبان سے پوچھا کہ آپ تو مسجد میں نماز پڑھنے گئے تھے؟ اتنی جلدی واپس کیوں تشریف لے آئے؟ فرمانے لگے۔ اقتدار! تمہارے پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر انتقال کر گئے ہیں۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا "انا للہ و انا الیہ راجعون"۔

مجھے کچھ ہوش نہ رہا کہ میں کہاں ہوں۔ مجھے یقین نہ آتا تھا کیونکہ جمعہ کے دن میں نے انہیں نماز پڑھتے خود دیکھا تھا لیکن دوسرے ہی لمحے یہ خیال بھی آیا کہ ؎

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا
آدمی بلبلہ ہے پانی کا

واقعات ایک ایک کر کے میرے ذہن میں ابھرتے اور پھر سمٹتے جا رہے تھے۔ مرحوم کے لہجے میں انتہائی شفقت تھی۔ پڑھاتے وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم ریاضی نہیں پڑھ رہے بلکہ دو دوست آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔ جب کسی لڑکے سے کوئی سوال پوچھنا ہو تو وہ سوال خود حل کرنا شروع کر دیتے اور پھر فرماتے کہ آگے تم بتاؤ۔ مجھے تو نہیں آتا۔ تم میری مدد کرو۔ سوال پوچھنے کا یہ ڈھنگ بڑا ہی پیارا تھا۔ جب سوال ہم نہ بتا سکتے تو خود حل کر دیتے اور ہمیں محنت کرنے کی تلقین فرماتے۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے دن قریب تھے۔ کلاس روم کا تمام فرنیچر کمرے سے باہر نکال دیا گیا صرف ایک کرسی کمرے میں رہ گئی۔ ہمارا خیال تھا کہ آج چھٹی ہو جائیگی ادھر گھنٹی نے چھٹے پیریڈ کے شروع ہونے کا اعلان کیا اور ادھر پروفیسر ابراہیم صاحب ناصر مرحوم کلاس میں داخل ہوئے۔ دیکھا کلاس میں فرنیچر نہیں ہے ان کے چہرے پر تلملاہٹ کے آثار تھے بڑی نرمی سے فرمانے لگے کہ میں روزانہ کھڑے ہو کر لیکچر دیتا ہوں اور تم سب لوگ بیٹھے رہتے ہو۔ آج اگر میں بیٹھ جاؤں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔ ہم نے کہا ہرگز نہیں۔ اس پر مرحوم کرسی پر بیٹھ گئے لیکن پھر جلد ہی اٹھ کر لیکچر دینا شروع کر دیا۔ ان کا یہ انداز کتنا اچھوتا اور پیارا تھا ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی محسوس نہ ہوا کہ ہم کھڑے ہیں۔

نالائق سے نالائق لڑکے کے ساتھ ان کا سلوک اتنا ہی ہمدردانہ ہوتا تھا جتنا کہ ایک ہوشیار لڑکے کے ساتھ۔ ہمارے ساتھ ایک طالب علم تھا وہ بچارا حساب میں کمزور تھا۔ اس سے کہنے لگے۔ بیٹا! تم میرے شاگرد ہونے کے ساتھ ساتھ میرے دوست بھی ہو لہذا میں تمہیں دوستانہ رنگ میں حساب سکھاؤں گا۔

والد صاحب نے بتایا کہ جب مرحوم کے بڑے بھائی محمد اسمٰعیل صاحب نے وفات پائی تو مرحوم واہ جانے کے لئے اسٹیشن پر کھڑے تھے میں نے اظہارِ تعزیت کیا تو مرحوم فرمانے لگے میں بھی تھوڑا عرصہ ہی اور زندہ رہوں گا۔ اس وقت تو اس بات کو نظر انداز کر دیا گیا لیکن آج وہ بات ایک حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔

ہمارے محترم استاد مرحوم کی زندگی ایک چراغ کی مانند تھی۔ ایسا چراغ جو ہر وقت روشنی پھیلا رہا ہو۔ آج وہ چراغ بجھ چکا ہے لیکن اس سے اور کئی چراغ روشن ہو چکے ہیں جو ان کا اثاثہ ہیں۔ خدا کرے یہ چراغ بھی اسی چراغ کی طرح دنیا کو تابندہ کریں اور خدا تعالیٰ ہمارے مرحوم پروفیسر صاحب کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

خاکسار اقتدار حسین ابن صوبیدار نذر حسین صاحب
آف گھوگھیاٹ حال ربوہ ضلع جھنگ۔

جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ سیرۃ النبی

مورخہ ۲۹ جون ۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں جماعت احمدیہ کراچی کا ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا جلسہ کی صدارت کے فرائض محترم جناب الحاج ڈاکٹر احمد اللہ خان صاحب فاضل فلسفہ و معقولات (جو ایک جید عالم ہیں) نے ادا فرمائے۔ مکرم احمد اللہ صاحب کراچی کی معروف شخصیت اور تحریک انٹرنیشنل سیرۃ النبی صلعم کے موسس ہیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "سیرۃ آنحضرت صلعم از روئے حدیث" تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ آپ کو دنیا کی چیزوں میں سے تین چیزیں محبوب ہیں۔

۱۔ خوشبو ۲۔ طبقہ نسواں
۳۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے

آپ نے وضاحت سے فرمایا کہ یہ تینوں چیزیں اپنی لطافت۔ نزاکت اور لوحانیت کے لحاظ سے ایمان سے گہری مطابقت رکھتی ہیں۔ آپ نے حضور کی سیرت طیبہ سے اس کی حقیقت بیان فرمائی۔ بعدہٗ مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

آپ کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے "ارتقاء انسانیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے دنیا میں نظام ارتقاء کی روشنی میں اس امر کو واضح فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی بعثت خدا تعالیٰ نے ایسے دور میں فرمائی جبکہ دنیا قومی دور سے ترقی کر کے بین الاقوامی دور میں پہنچ چکی تھی۔ حضور علیہ السلام دنیا کے لئے خدائی صفات کے مظہر اتم تھے اور حضور کی تجلی ایسی کامل اور مکمل تھی کہ بعثت تمام اقوام عالم کے لئے تھی چنانچہ مولانا موصوف نے خدائی صفات ربوبیت قدوسیت۔ عزیزیت۔ اولیت۔ آخریت کی روشنی میں حضور کا مظہر ہونا بیان فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم آفتاب احمد بسمل نے اپنی ایک نعت پڑھ کر سنائی۔ آخر میں مکرم صاحب صدر الحاج رئیس احمد اللہ خان صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء کا ظہور فطرت انسانی کے تقاضوں کے مطابق تھا اور سیدنا آنحضرت صلعم کے ظہور سے تمام ادیان سابقہ کی تکمیل اپنے پایہ کمال کو پہنچ گئی۔

آخر میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ نے صدر صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم کی خدمات

محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر جو سلسلہ عالیہ کے مخلص اور انتھک خادم تھے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو سلسلہ کے دیگر شعبہ جات تعلیم الاسلام کالج اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے علاوہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقدس یادگار ادارہ کے لئے بھی بفضلہ تعالیٰ خدمت کا موقع ملا۔ مرحوم اپنے محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے سیکرٹری تھے مرحوم ادارہ کے لئے اپنے محلہ سے عطایا کی وصولی میں بہت منہمک رہتے تھے اور گرانقدر رقوم وصول کر کے جلد جلد داخل خزانہ فرماتے رہتے تھے اور ضروری تفصیلات سے بھی ادارہ کو بروقت مطلع فرماتے رہتے

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروفیسر صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عنایت فرمائے اور مرحوم کے غمزدہ پسماندگان کو اس سانحہ عظیم پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا ہر لحاظ سے حافظ و حامی و ناصر رہے آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

33

پاکستان میں کیمیاوی کھاد کا استعمال

از مصباح الہدیٰ صاحب

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ۸۵ فی صد آبادی کا انحصار اس پر ہے۔ اس لئے تیسرے منصوبے میں سب سے زیادہ اہمیت زراعت کو دی گئی اور یہ طے پایا کہ اس ملک کو ۱۹۷۰ء تک غذائی اعتبار سے خود کفیل بنانا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے زراعت کو فروغ دینے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان میں کھاد کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ کہا گیا ہے کہ اگر کسی ملک کی زرعی خوشحالی کا اندازہ لگانا ہو تو یہ دیکھو کہ وہاں کھاد کتنی مقدار میں استعمال ہوتی ہے۔

اس ملک میں کھاد کا استعمال شروع میں بہت کم ہوتا تھا جس کی وجہ سے غذائی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوتا تھا۔ دوسری طرف آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی تھی ۱۹۵۸ء میں سارے ملک میں صرف پچاس ہزار ٹن کھاد استعمال کی گئی اور اس تشویشناک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان میں کھاد کے کارخانے قائم کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ تین کارخانے تو پہلے سے ہی کام کر رہے ہیں۔ ایک داؤد خیل میں دوسرا ملتان اور تیسرا لائل پور میں ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء میں کھاد کی پیداوار بڑھ کر بیس لاکھ ٹن ہو گئی اور توقع ہے کہ آئندہ دو سال میں چالیس لاکھ ٹن ہو جائے گی۔

اصل میں تیسرے منصوبے میں کھاد کے متعلق یہ مقصد متعین کیا گیا کہ اس کی پیداوار بڑھا کر تیس لاکھ پچاس ہزار ٹن کی جائے جس میں سولہ لاکھ تیس ہزار ٹن مشرقی پاکستان میں اور چودہ لاکھ بیس ہزار ٹن مغربی پاکستان میں ہو تیسرے منصوبے کے صرف ڈھائی سال کے عرصے میں کھاد کی پیداوار خاصی بڑھ گئی ہے۔ ہمارے پاس اب کھاد کے بہت سے کارخانے ہیں۔ چار تو مشرقی پاکستان میں کام کر رہے ہیں ایک گھوڑا سال میں ہے جس کی سالانہ پیداوار ۱۹۷۰ء تک تین لاکھ چالیس ہزار ٹن ہو جائے گی دوسرا چٹاگانگ میں ہے جہاں ۱۹۶۸-۶۹ء تک بتیس ہزار ٹن کھاد تیار ہو گی۔ تیسرا بھی چٹاگانگ ہی میں ہے جس کی پیداوار ۷۰-۱۹۶۹ء تک ایک لاکھ بیس ہزار ٹن ہو گی۔ چوتھا کارخانہ فنچ گنج (سلہٹ) میں ہے جس میں ۶۹-۱۹۶۸ء تک بارہ ہزار ٹن کھاد تیار ہو گی۔ کھلنا میں ایک کارخانہ قائم کرنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس میں ایک لاکھ بیس ہزار ٹن کھاد تیار ہو گی۔ مغربی پاکستان میں کھاد کے کارخانوں کی تعداد اب نو ہو جائے گی۔ دو داؤد خیل میں اور ایک لائل پور، ملتان، ماڑی، کراچی، شیخوپورہ، لاہور اور دھارکی (سکھر) میں۔ ان کارخانوں کی مجموعی پیداوار سولہ لاکھ چھیالیس ہزار دو سو ٹن ہونے کی توقع ہے۔

کھاد کی ایک قسم یوریا کی پیداوار ۶۵-۱۹۶۴ء میں چونتیس ہزار آٹھ سو پینتیس ٹن تھی جو ۶۷-۱۹۶۶ء میں بڑھ کر بیالیس ہزار دو سو ٹن ہو گئی۔

زراعت کے دیگر لوازمات کیساتھ ساتھ کھاد کی پیداوار میں اس قدر اضافے کے باعث پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ تیسرے منصوبے کی مدت ختم ہونے پر یعنی ۱۹۷۰ء میں یہ ملک نہ صرف غذائی اعتبار سے خود کفیل ہو گا۔ بلکہ بہت سارا غلہ برآمد کر کے زرمبادلہ بھی حاصل کر سکے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اعلان دار القضاء

مکرم ملک فضل الٰہی صاحب ولد مکرم ملک شکر الٰہی صاحب معرفت ملک مختار حسین صاحب عاصی ساکن نلہار ضلع حیدرآباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کے حصہ وراثت پدری خود مکرم ملک امام الدین صاحب مبلغ -/۳۶۰۱ جو مکرم ناظر صاحب امور عامہ ربوہ کے پاس بطور امانت جمع ہیں۔ مجھے دلا دیئے جائیں میرے والد مرحوم کا اور کوئی شرعی وارث نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

معاصرین سے

سچّی باتیں

جنونِ تعصّب میں

ہند کی روزنامہ آج (بنارس) کے ایک سخت زہریلے مضمون سے جسے بدقسمتی سے بعض مسلم معاصرین نے اپنے کالموں میں نقل کر دیا ہے:۔

"ان آٹھ سو سالوں کے عرصہ میں (فلاں اور فلاں) مذہب کے جنون میں پاگل ہو کر ہندوستان کی سرزمین پر خون ریز جنگ کرتے رہے ان کے حملوں کا خاص مقصد اسلام کا پھیلانا اور ہندو مذہب کو بے عزت کرنا تھا۔"

گویا تیمور لنگ کی آمد کا مقصد اشاعت اسلام تھا اور اس نے آکر ہندوؤں ہی سے جنگ کی اور بابر جب آیا تو اسے بھی مقابلہ چھتری لاجل مہاراجوں سے کرنا تھا اور اس کا حریف ابراہیم لودی نہ تھا اور پھر جب نادر شاہ ایرانی آیا ہے تو اس وقت بھی مقابلہ شرک و توحید کا تھا اور بجائے محمد شاہ کے کوئی ہندو راجہ دہلی کے تخت پر تھا؟ - ان بادشاہوں کو مذہب کا جنون ہو یا نہ ہو لیکن آج تعصب کے جنون میں تو اچھے پڑھے لکھوں کو پاگل ہو جاتے ہوئے دیکھنا تو روزمرہ کا مشاہدہ ہے!

شریف ہندو کا کردار

کناٹ پلیس (نئی دہلی) میں ریگل سینما کے سامنے ۸ بجے شب کو مہ دلی سے چلی ہوئی ایک بس کھڑی ہے۔ جس میں مسافر صرف اقلیتی فرقہ کے افراد ہیں۔ برقعہ پوش عورتیں ۱۶ مرد اور ۲۶ بچے تقریباً ایک ہزار کے مجمع نے بس کو گھیر لیا اور بس میں سوار مسافروں کو نیچے اترنے کے لئے نعرے لگائے اور مسافروں کی زندگیاں خطرہ میں پڑ گئیں۔ کسی نے نعرہ لگایا تھا کہ بس کو جلا دو۔ عورتوں اور بچوں کو نیچے کھینچ لو۔ ان لوگوں کے حوصلوں کو کچل دو۔ قریب تھا کہ بس میں سوار مسافروں کی زندگیاں فسادیوں کے رحم و کرم پر رہ جاتیں اور بے گناہ انسان اس ہنگامہ کا شکار ہو جاتے کہ ٹھیک اسی وقت ایک غیر مسلم صحافی جس کا نام مسٹر ایچ سی سیٹھ بتایا گیا ہے۔ بس کے دروازے پر ڈٹ کر کھڑے ہو گئے۔ اور مجمع کو للکار کر کہا کہ اس بس میں کوئی ان کی لاش ہی پر سے ہو کر داخل ہو سکتا ہے۔ ٹھیک اسی موقع پر پولیس آپہنچی اور ہنگامہ اور فساد پر آمادہ مجمع بھاگ کھڑا ہوا۔ الحقیقۃ جس ہندو نے اس دلیری سے انسانیت و شرافت کا حق ادا کیا۔ اس نے اپنی قوم، برادری اور اپنے پیشہ (صحافت) سب کا نام روشن کر دیا۔ ہندوؤں میں ایسی مثالیں معدوم نہیں۔ لیکن اتنی کم ہیں کہ نامعلوم ہی رہتی ہیں۔ اگر فی صد نہیں فی ہزار بھی ایک ایسی مثال بھی ان میں نکل آیا کرے۔ تو بزدل فسادیوں کے بڑھتے ہوئے قدم آج بھی رک سکتے ہیں۔

سڑکوں کے کتبے

سرگودھا۔ ۳ مئی۔ آج یہاں کی ڈویژنل کونسل میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ شہر کے محلوں، سڑکوں وغیرہ کے ہندوانہ ناموں کو فوراً اسلامی ناموں میں تبدیل کر دیا جائے۔ تو کونسل کے اندر اس کی سخت مخالفت ہوئی اور ڈپٹی کمشنر اور کمشنر دونوں نے پُرزور تردید کر کے اس تجویز کو مسترد کرایا۔ ان کا کہنا تھا۔ کہ ہندوؤں کے بھی نیک اور دفاعی کام ہمارے ہی ماضی کا ایک حصہ ہیں۔ اور جو قوم تعصب و تنگ نظری سے دوسروں کے نام مٹا دینا چاہتی ہے وہ خود ہی مٹ کر رہتی ہے۔"

بڑے ہی سادہ لوح ہیں یہ پاکستان والے بھی۔ سڑکوں پر سڑکوں کے اور اداروں پر اداروں کے غیر ہندوانہ نام اپنے پڑوس کے "ترقی یافتہ" ملک میں دیکھ کر۔ اور الہ آباد و فیض آباد کے سے معروف شہروں کی تبدیلی کی تازہ دھمکیاں سن کر بھی ان کے آنکھ کان نہ ہوئے۔ اور یہ اب تک اپنی اسی قومی رواداری پر قائم ہیں کہ جود و سخاوت میں مقام جب پیش کریں گے تو حاتم طائی کا اور شجاعت اور پہلوانی میں رستم و سہراب کا۔ اور عدل و جہاں بانی میں نوشیرواں کا، اور شعر و تغزل میں امراء القیس کا اور آرٹ میں مانی و بہزاد کا شان و شوکت میں دارا و سکندر کا جن میں سے مسلمان ایک بھی نہیں!

ماہنامہ تحریک جدید

اگر ماہنامہ تحریک جدید کا چندہ آپ کی طرف واجب الادا ہے اور اسکے باوجود آپ کو پرچہ مل رہا ہے تو اس کا صرف اور صرف یہی مطلب ہے کہ ہمیں آپ پر اعتماد ہے کہ آپ جلد یا بدیر چندہ کی تجدید فرما لیں گے۔

اپنی جماعت میں چندہ ادا کر کے ہمیں صرف اطلاع دینا کافی ہے۔ اس پرچہ کا سالانہ چندہ اتنا کم ہے کہ آپ اسے آسانی کے ساتھ اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوا سکتے ہیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

والد محترم لفٹننٹ ملک مظفر احمد صاحب مرحوم کی وفات پر احباب جماعت اور بزرگان کرام نے جس اخلاص اور محبت سے ہمارے غم میں شریک ہونے اظہار فرمایا اور جن جذبات ہمدردی کا اظہار کیا وہ ہمارے لئے اس صدمہ کو برداشت کرنے میں بڑا ممد ہوا۔ ہم ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت والد صاحب کی جدائی کے صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما دے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور ہمیں ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ڈاکٹر ملک ممتاز احمد D/۱۱۶ پیپلز کالونی۔ لائلپور)

درخواست دعا

۱۔ برادرم مکرم ظفر اللہ بٹ صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی جو ایک نہایت مخلص اور بے لوث کارکن ہیں۔ عرصہ دو ہفتہ سے عرق النساء کی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور نیول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس بھائی کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

(نذیر احمد سیالکوٹی مربی اطفال الاحمدیہ کراچی)

۲۔ میرے بڑے بھائی محمد منیر صاحب نے کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اکنامکس) کا اور میں نے ایف ایس سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور ناصر۔ گڑھی شاہو۔ لاہور)

نیا علاج بالمثل

نئی دہلی ۱۲ جون۔ دہلی پردیش کانگرس کمیٹی کے صدر شری راجیش شرما اور مسٹر سبھدرا جوشی اور دوسرے کانگرسی کارکنوں نے آج اعلان کیا ہے کہ اگر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے شری نندا اور سیٹھ گوبند داس وغیرہ کو گئو ہتیا ایجی ٹیشن شروع کرنے سے باز نہ رکھا تو ہم لوگ خود ان کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

اور علاج بالمثل کی یہ ایک بہترین مثال ہوگی۔ نندا جی اور سیٹھ جی کی آنکھیں پہلی بار کھلیں گی۔ اور پہلی بار یہ حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آئے گی کہ ایجی ٹیشن صرف وہی نہیں کر سکتے بلکہ خود ان کے خلاف بھی اسی ہماہمی اور اسی زور آزمائی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

صدق جدید ۱۲ جون ۱۹۶۸ء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

34

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تہران میں پاکستان ایران اور ترکی کے سربراہ

تہران ۹ر جولائی۔ پاکستان ایران اور ترکی کے سربراہوں کی ایک نہایت اہم کانفرنس ۱۰ر جولائی کو تہران میں منعقد ہو رہی ہے اس بات کا انکشاف تہران کے اخبار نے کیا ہے۔ اخبار نے ان معاملات کی تفصیل شائع نہیں کی جن پر تینوں سربراہ تبادلہ خیال کریں گے۔ تاہم توقع ظاہر ہے کہ اس سے میثاق استنبول کے تینوں رکن ملکوں کے اقتصادی اور ثقافتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔

اخبار نے لکھا ہے کہ صدر ایوب ۱۰ر جولائی کو تہران پہنچیں گے اور دو روز یہاں قیام کرنے کے بعد لندن روانہ ہو جائیں گے۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سلیمان دیمرل بھی ۱۰ر جولائی کو تہران پہنچیں گے تاکہ صدر ایوب اور شاہ ایران سے بات چیت میں شریک ہو سکیں تینوں رہنما اہم مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے۔

یاد رہے کہ صدر ایوب اپنی حالیہ علالت سے صحت یابی کے بعد پہلی مرتبہ ملک سے باہر جا رہے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال اکتوبر میں آخری غیر ملکی دورہ کیا تھا۔ صدر تین ہفتے کے غیر ملکی دورے پر جا رہے ہیں۔ دو دن تہران میں قیام کرنے کے بعد وہ باقی تمام عرصہ لندن میں گزاریں گے اور برطانوی رہنماؤں سے باہمی دلچسپی کے موضوع پر تبادلہ خیال کریں گے اس دوران وہ اپنا طبی معائنہ بھی کرائیں گے۔

ترک عوام پاکستان سے بے پناہ محبت کرتے ہیں

کراچی ۹ر جولائی۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ پاکستان اور ترکی کی تمام بین الاقوامی مسائل کے بارے میں ہم خیال ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترکی سنٹو سے متعلق پاکستان کی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ وہ ترکی کا پانچ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد کراچی پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

وزیر خارجہ نے کہا ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر احسان صابری سے میری مفید بات چیت کے دوران کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا۔ جس پر اختلاف ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تمام بین الاقوامی مسائل کا جائزہ لیا۔ اور ہر مسئلہ پر ہمارے نقطۂ نظر میں مکمل ہم آہنگی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ترکی سے ہمارے تعلقات برادرانہ ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا میں نے ترکی کے تمام صوبوں کا دورہ کیا ان میں کونیا ازمیر اور استنبول بھی شامل تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ صرف سرکاری حکام ہی نہیں بلکہ ترکی کے عام لوگ بھی پاکستان سے محبت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میرا دورہ کامیاب اور مفید ثابت ہوا ہے۔

اسرائیل سے سمجھوتہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

تہران ۹ر جولائی۔ عراق کے وزیر اعظم جنرل یحییٰ نے کہا ہے کہ ان کا ملک اسلام کے رشتہ اخوت اور باہمی احترام کی بنیاد پر پاکستان ایران ترکی اور افغانستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو فروغ دینا چاہتا ہے انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک سے تعاون بڑھانا ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول ہے انہوں نے یہ بات تہران کے اخبار کیہان سے ایک انٹرویو کے دوران کہی۔

مسئلہ فلسطین کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صیہونیت سامراجیوں کے جارحانہ عزائم کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ اس تحریک کا مقصد فلسطینی مسلمانوں کو ختم کرنا اور نیل سے فرات تک یہودیوں کی باوث ہت قائم کرنا ہے انہوں نے کہا اسرائیلی اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اس سے سمجھوتہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جنرل یحییٰ کراچی پہنچ گئے

کراچی ۹ر جولائی۔ پاکستان کی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل اے ایم یحییٰ خان کل صبح ماسکو سے واپس کراچی پہنچ گئے ہیں وہ پاکستان کے ایک فوجی وفد کے قائد کی حیثیت سے روس کے دس روزہ سرکاری دورے پر گئے ہوئے تھے۔ کراچی کے ہوائی اڈے پر جی او سی کراچی میجر جنرل ریاض حسین اور دوسرے افراد نے ان کا استقبال کیا۔ جنرل یحییٰ نے روس میں قیام کے دوران مختلف ہوائی اور بری فوجی کمانڈوں کا معائنہ کیا۔ اور وزیر اعظم کوسیگن اور وزیر دفاع کے ساتھ بات چیت کی۔

مصر اسرائیل کو نہ تسلیم کرے گا اور نہ ہی براہ راست بات چیت کرے گا

قاہرہ ۹ر جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے کل وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود ریاض کے اس بیان کی تردید کی جس میں کہا گیا تھا کہ "اسرائیل ایک حقیقت ہے اور ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں" مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کے مطابق ڈاکٹر محمود ریاض کے بیان کو غیر ملکی نامہ نگاروں نے نوٹ مرڈر کر پیش کیا تھا اور اسرائیل کے متعلق مصر کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بتایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ اسرائیل کو کبھی تسلیم نہیں کرے گا اور نہ ہی اس سے حالت جنگ ختم کرنے کا معاہدہ کرے گا۔ اس کے علاوہ مصر اسرائیل سے کسی قیمت پر بھی براہ راست بات چیت نہیں کرے گا۔ ایجنسی نے بتایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ فلسطین کے سلسلے میں بھی کوئی ایسا قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ یہ مسئلہ صرف فلسطینی باشندے ہی طے کر سکتے ہیں۔ ایجنسی نے بتایا کہ ڈاکٹر محمود ریاض کے بیان کو اس لئے نوٹ مرڈر پیش کیا گیا تھا کہ وہ تاثر دے سکیں کہ ہماری بنیادی پالیسی میں تبدیلی آ رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں اور وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ ۲ر جولائی ۶۸ء بوقت ساڑھے چھ بجے شام اپنے حی و قیوم خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہم سب بہن بھائیوں اور علی الخصوص والدہ محترمہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(کرامت اللہ شیخ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

بعدالت جناب چوہدری نسیم اسلم صاحب سول جج ناروال

نوٹس

غلام حیدر پسر مسماۃ رسول بی بی دختر عمر دین اقوام جٹ ساکنان بھیلووالی تحصیل نارووال (مدعیان)

بنام غلام رسول وغیرہ مدعا علیہم

بنام شاہ محمد ولد عمر دین قوم جٹ ساکن بھیلووالی تحصیل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ مدعا علیہ ۳

دعویٰ دخلیابی ۳/۵ حصہ مکان واقع آبادی موضع بھیلووالی تحصیل نارووال بذریعہ تقسیم

ہرگاہ شاہ محمد مدعا علیہ ۳ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدعیان نے اس کے خلاف دعویٰ مندرجہ عنوان بالا دائر کر رکھا ہے مگر آپ دیدہ و دانستہ حاضر عدالت آنے سے گریز کر رہے ہیں لہٰذا آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ مورخہ ۲۴/۶/۶۸ کو حاضر عدالت آ کر اصالتاً یا وکالتاً جواب دعوےٰ داخل کریں ورنہ آپ کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج مورخہ ۶/۶/۶۸ کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے

مومنوں پر اس کے ذریعہ سے الوہیت کا رنگ چڑھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔ گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مومنوں پر چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا ! یا رسول اللہ ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں۔ (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ جلے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے چلتے ہیں اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے) جب اس نابینا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا۔ اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو۔ تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا۔ اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا۔ مگر ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو واپس بلا لاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے آپ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ۔ مسجد میں ضرور آیا کرو۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جز ۳ صفحہ ۱۹، ۲۰)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء (اکتوبر ۱۸-۱۹-۲۰) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے قائدین سے التماس ہے کہ

۱- تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع دیں۔

۲- خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

۳- خدام کو اجتماع پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے ابھی سے تیاری شروع کرا دیں۔

مختلف امور سے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی

۱- مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پانچ سو روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے موعودہ رقم سے دو صد روپیہ زائد یعنی سات سو روپیہ دوسرا سال ختم ہونے سے پیشتر ادا فرما دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

۲- مکرم مولوی صالح محمد صاحب دارالرحمت غربی سیکرٹری ایسوسی ایشن ربوہ نے اس مبارک تحریک میں ۱۵۰/ روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ بعد میں آپ نے حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے مرحوم والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے پچاس روپیہ کا اضافہ فرما دیا۔ یہ کل موعودہ رقم مبلغ دو صد روپیہ آپ دوسرا سال ختم ہونے سے پیشتر ادا فرما چکے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

۳- مکرم چوہدری علی محمد صاحب تارڑ حافظ آباد نے ابتداءً ایک ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ جو آپ نے پہلے سال ہی میں ادا فرما دیا۔ اب اس مبارک تحریک میں مزید دو ہزار کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس میں سے بھی ایک ہزار روپیہ ادا کر دیا ہے۔ گویا کل وعدہ تین ہزار ادا ادائیگی دو ہزار کر دی ہے۔ بقیہ رقم بھی جلد ادا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ سب مخلصین کو ہی دنیا و دنیوی نعماء سے سرفراز فرما دے آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ہاکی کا نمائشی میچ

۱۰ وفا ۱۳۴۷ ہش شام ۲½ بجے بعد نماز عصر صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں ہاکی میچ مابین پی ایم ایف سٹیشن سرگودھا اور تعلیم الاسلام کالج ہاکی ٹیم ہو رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر مہمان ٹیم کا خیر مقدم کریں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرما دیں (عبدالرشید غنی۔ انچارج ہاکی ٹیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

عشرہ وقار عمل

تمام دیہاتی مجالس کو شعبہ وقار عمل کی طرف سے ایک سرکلر بھجوایا جا چکا ہے۔ اس سرکلر میں ہدایت کی گئی ہے کہ ماہ وفا (جولائی) کا دوسرا ہفتہ وقار عمل کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اس ہفتہ میں مجالس کسی بھی دن وقار عمل منائیں۔ ممکن ہے بعض مجالس کو یہ سرکلر دیر سے ملے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کی جاتی ہے کہ بجائے ہفتہ کے عشرہ مقرر کیا جاتا ہے یعنی ۱۰ وفا تا ۲۰ وفا۔ آج اس عشرہ کا پہلا دن ہے تمام مجالس ان ایام میں وقار عمل کر کے مرکز کو رپورٹ کریں۔

چونکہ برسات کا موسم ہے۔ اس لئے وقار عمل ایسا ہونا چاہیئے جس کا خاطر خواہ فائدہ عوام کو ہو۔ مثلاً راستوں اور سڑکوں کی مرمت یا گڑھوں کا پر کرنا وغیرہ

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

ایک کنسٹرکشن کمپنی (تعمیراتی ادارہ) میں ایک محنتی آدمی کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیم مڈل تک ہو۔ موٹر سائیکل چلانا ضروری شرط ہے۔

تنخواہ ۱۵۰ - ۱۲۵ روپیہ ماہوار تک ہوگی۔ درخواست فی الفور ذیل کے پتہ پر ارسال کی جائے۔

مہتمم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴